واعظ الجمعہ

مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اللہ تعالیٰ کے وعدے اور ہمارا طرزِ عمل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اللہ تعالی کے وعدے اور ہمارا طرزِ عمل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

وعدہ کی تعریف

برادرانِ اسلام! وہ بات یا کام جسے پورا کرنا کوئی شخص خود پر لازم کرلے، اور اُسے وفا کرنے کا عزم کرلے، وعدہ کہلاتا ہے[۱]۔ وعدہ کے لیے لفظِ وعدہ کہنا ضروری نہیں، بلکہ اپنے الفاظ وانداز سے اپنی بات میں تاکید ظاہر کرنا ہی وعدہ ہے[۲]۔

دینِ اسلام میں وعدہ پورا کرنے کی بڑی تاکید ہے، تکمیلِ عہد کی بدَولت مُعاشرے میں انسان کی عزّت ووقار، اور اس پر لوگوں کے اعتماد میں اِضافہ ہوتا ہے، جبکہ وعدہ خلافی اور اپنی بات سے رُوگردانی، ذِلّت ورُسوائی اور عدمِ اعتماد کا باعث بنتی ہے۔

(١) "النهاية في غريب الحديث والأثر" حرف الواو، باب الواو مع الهمزة، وأى، ٥/ ١٤٤.

(۲) "غیبت کی تباہ کاریاں" ص۴۶۱، ملخصًا۔

اِیفائے عہد... صفتِ باری تعالی

عزیزانِ محترم! وعدہ پورا کرنا اللہ ربّ العالمین کی شان ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَمَنۡ اَوۡفٰی بِعَهۡدِهٖ مِنَ اللّٰهِ﴾[1] "اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے؟"۔

اللہ ربّ العالمین قادرِ مُطلق ہے، وعدوں کا پورا کرنا اگرچہ اس پر لازم نہیں، لیکن اس کی شانِ کریمی ہے کہ وہ اپنے وعدوں کا خلاف نہیں فرماتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ﴾[2] "یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا"۔

اللہ تعالی کے چند وعدے

حضراتِ گرامی قدر! خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں اپنے بندوں سے متعدّد وعدے فرمائے، ان میں سے چند یہ ہیں:

ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں سے جنّت کا وعدہ

حضراتِ ذی وقار! اللہ تعالی نے ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں سے جنّت کا وعدہ فرمایا، اِرشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ﴾[3] "یقیناً جنہوں نے کہا کہ "ہمارا رب اللہ ہے" پھر اس بات پر ثابت قدم رہے، نہ اُن پر کوئی خوف ہے، نہ انہیں کوئی غم، وہ اہلِ جنّت ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، یہ اُن کے اعمال کا بدلا ہے!"۔

---

(۱) پ۱۱، التوبة: ۱۱۱.

(۲) پ۳، آل عمران: ۹.

(۳) پ۲۶، الأحقاف: ۱۳، ۱۴.

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾[1] "اللہ تعالی نے مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں کو باغات کا وعدہ دیا ہے، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور پاکیزہ مکانوں کا وعدہ بسنے کے باغات میں، اور اللہ کی رِضا سب سے بڑی ہے، یہی بڑی مراد پانا ہے"۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالی نے اہلِ ایمان کے لیے، جنّت کے ارفع واعلی مقامات میں، خوبصورت ترین مکانات کا وعدہ فرمایا ہے، جو ہر طرح کی خیر اور نعمتوں سے بھرپور تیار وآراستہ کیے گئے ہیں۔

اہلِ ایمان کے لیے طاقت، اقتدار اور عُروج کا وعدہ

عزیزانِ مَن! اللہ تعالی نے ایمان لانے، اپنی عبادت کرنے، اور اعمالِ صالحہ بجالانے والوں سے، حکومت وسلطنت اور عُروج کا وعدہ کرتے ہوئے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾[2] "اللہ نے وعدہ دیا اُن کو، جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے، کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا، جیسی اُن سے پہلوں کو دی، اور ضرور ان کے لیے جمادے گا اُن کا وہ دِین، جو اُن کے لیے

(١) پ١٠، التوبة: ٧٢.
(٢) پ١٨، النور: ٥٥.

پسند فرمایا ہے (یعنی دینِ اسلام کو تمام اَدیان پر غالب فرمائے گا)، اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو اَمن سے بدل دے گا، میری عبادت کریں، میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں، اور جو اِس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ نافرمان ہیں!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "یہ وعدہ پورا ہوا، اور سرزمینِ عرب سے کفّار مٹا دیے گئے، مسلمانوں کا تسلّط ہوا، مشرق ومغرب کے ممالک اللہ تعالی نے ان کے لیے فتح فرمائے، اَکاسِرہ (کِسریٰ کی جمع ہے، جو شاہانِ فارس کا لقب ہے) کے ممالک وخزائن ان کے قبضے میں آئے، دنیا میں ان کا رُعب چھا گیا۔ (نیز) اس آیت میں حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے بعد والے خلفائے راشدین کی خلافت کی دلیل ہے؛ کیونکہ ان کے زمانہ میں عظیم فُتوحات ہوئیں، اور کِسریٰ وغیرہ مُلوک کے خزائن (بادشاہوں کے خزانے) مسلمانوں کے قبضہ میں آئے، اور امن وتمکین اور دین کو غلبہ حاصل ہوا"[1]۔

میرے محترم بھائیو! اللہ ربّ العالمین نے جماعتِ صحابہ سے جس وقت یہ وعدہ فرمایا، اس وقت مسلمان سیاسی وعسکری اعتبار سے بہت کمزور اور دنیا سے بہت پیچھے تھے، اللہ تعالی کے اس وعدے کے چند برس بعد، خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کے دَورِ خلافت میں دینِ اسلام کی جڑیں بہت مضبوط ہوگئیں، اور اسلام عرب کی حدود سے نکل کر ایشیا (Asia) اور افریقہ (Africa) تک پھیل گیا، یوں تقریبًا دس لاکھ مربع میل تک مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگئی۔ یہ اسلام کا وہ دَورِ عُروج تھا جب مسلمان حکومت، اقتدار اور سیاسی وعسکری اعتبار سے بڑے طاقتور اور مضبوط تھے۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۸، النور، زیرِ آیت: ۵۵، صـ۶۶۳، ۶۶۴۔

پھر رفتہ رفتہ مسلمان حُبِّ دنیا اور بے عملی کا شکار ہوکر، اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی کے مُرتکب ہونے لگے، اور یوں پستی وزوال اُن کا مقدّر بن گیا!۔

رزق کا وعدہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اللہ تعالی کے وعدوں میں سے ایک وعدۂ رزق ہے، اللہ تعالی نے ہر ذی رُوح مسلمان، کافر اور چرند پرند کو رزق دینے کا وعدہ فرما رکھا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ﴾[1] "تمہارا رزق آسمان میں ہے، اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾[2] "زمین پر چلنے والا کوئی اَیسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالی کے ذمۂ کرم پر نہ ہو"۔ یعنی جس جاندار کا جب تک اور جتنا رزق لکھا ہے، وہ وعدے کے مطابق اُسے ضرور مل کر رہے گا؛ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا ہے، کہ مال ودَولت اور پیسہ کمانے کو مقصدِ حیات نہ بنایا جائے، بلکہ اس میں میانہ رَوِی اختیار کی جائے، اور اللہ تعالی کی اِطاعت، فرمانبرداری اور اس کے اَحکام کی پیروی پر توجّہ دی جائے۔

مگر صد افسوس! کہ آج ہمارے شب وروز سُستی، کاہلی، غفلت، اور اللہ تعالی اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی نافرمانی میں گزر رہے ہیں۔ خدارا! اپنی حالت کو بدلیے، خواہشاتِ نفس کے پیچھے نہ پڑیں، اپنے اندر قناعت کی صفت پیدا کریں، اور قرآن وسنّت کی تعلیمات واَحکام پر عمل پیرا ہوکر اللہ ورسول کو راضی کر لیجیے!۔

---

(١) پ٢٦، الذاريات: ٢٢.

(٢) پ١٢، هُود: ٦.

موت کے بعد دوبارہ زندگی کا وعدہ

حضراتِ ذی وقار! کفّار و مشرکین کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہیں، کہ مرنے کے بعد مَنوں مٹّی تلے دَفن انسان کا بدن، گل سڑ کر کیڑے مکوڑوں کی خوراک بن جاتا ہے، سوائے چند ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں رہتا، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اسی انسان کو پہلے کی طرح جسم اور گوشت پوست دے کر، ہو بہو دوبارہ زندہ کر دیا جائے؟! خالقِ کائنات عزّوجلّ نے انہیں جواب دیتے ہوئے، اور موت کے بعد دوبارہ زندگی کا وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗؕ وَعْدًا عَلَیْنَاؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ﴾[1] "جیسے پہلی بار اُسے بنایا تھا ویسے ہی دوبارہ کر دیں گے، یہ ہمارے ذِمّے وعدہ ہے، ہم اسے ضرور انجام دیں گے!"۔

"یعنی ہم نے جیسے پہلے عَدم (Non-Existence) سے بنایا تھا، ویسے ہی پھر مَعدوم (Non-Existent) کرنے کے بعد پیدا کر دیں گے، یا یہ معنیٰ ہیں کہ جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون (بغیر ختنہ کے) پیدا کیا تھا، ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے"[2]۔

میرے محترم بھائیو! عقیدۂ آخرت اور موت کے بعد دوبارہ زندگی کے مُنکِرین کے لیے غور و فکر کا مقام یہ ہے، کہ جب انسان کا سِرے سے وُجود ہی نہیں تھا، اگر خالقِ کائنات انہیں اُس وقت وُجود و حیات دینے پر قادِر تھا، تو اب دوبارہ زندہ کرنا اور نیا گوشت پوست اور وُجود عطا کرنا، اُس ذاتِ باری تعالی کے لیے کیسے مُشکِل و نامُمکِن ہو سکتا ہے؟! ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗؕ۝۳ بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ

---

(۱) پ۱۷، الأنبياء: ۱۰٤.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۷، الانبیاء، زیرِ آیت: ۱۰۴، ص۶۱۶۔

﴿نُسَوِّیَ بَنَانَهٗ﴾[1] "کیا آدمی (کافر) یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے؟ کیوں نہیں! ہم قادِر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک ٹھیک بنادیں"۔

"یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں، بغیر فرق کے ویسی ہی کردیں، اور اُن کی ہڈیاں اُن کے موقع پر پہنچادیں، جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں، تو بڑی (ہڈیوں) کا کیا کہنا!"[2] وہ تو اس سے بھی آسان کام ہے!۔

لہذا جو لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں، کہ موت کے بعد کوئی زندگی، حساب اور سزاوجزا کا سلسلہ نہیں، وہ اپنے اس غافلانہ طرزِ عمل پر غور کریں، اور اپنے عقیدے کی اِصلاح کریں! توحید ورسالت، انبیاء وملائکہ، جنّت، دوزخ، عذابِ قبر، تقدیر، آخرت، اور ضروریاتِ دین پر کامل اِیمان رکھیں، نیک اعمال بجالائیں، اللہ تعالی کی رحمت سے پُر امید رہیں، اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہیں؛ کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی، کامرانی، سعادت اور بھلائی ہے!۔

دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالی نے اپنے بندوں سے جو وعدے فرمائے، اُن میں سے ایک وعدہ دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾[3] "تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا!"۔ لیکن آج ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم لوگوں نے خالق کے بجائے (معاذاللہ) مخلوق کو رازق سمجھ رکھا ہے! اللہ ربّ العالمین کی بہ نسبت ہم نے اُس کی

---

(١) پ٢٩، القيامة: ٣، ٤.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٩، القیامۃ، زیرِ آیت: ٤، ص١٠٦٩۔

(٣) پ٢٤، المؤمن: ٦٠.

مخلوق سے زیادہ اُمیدیں باندھ رکھی ہیں! بارگاہِ الٰہی میں رُجوع کرنے اور سربسجود ہونے کے بجائے، ہم دنیاداروں کے در کی خاک چھان رہے ہیں! بحیثیت مسلمان یہ طرزِ عمل کسی طَور پر بھی مناسب نہیں، لہذا ہمیں چاہیے کہ اچھے بُرے حالات میں اپنے مالکِ حقیقی اور خالق ورازق کی طرف رُجوع کریں، اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ بلند کریں، اس سے مدد کا سوال کریں، اور اس بات کا پختہ یقین رکھیں کہ وہی حقیقی مدد گار، اور دعائیں قبول کرنے والا ہے!۔

نعمتوں کے شکر اور ناشکری سے متعلق وعدہ

اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ کریم میں جو وعدے فرمائے ہیں، اُن میں ایک وعدہ شکرِ نعمت پر زیادتیٔ نعمت، اور ناشکری پر عذاب کا وعدہ ووعید ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾[1] "اگر اِحسان مانوگے (یعنی شکر کروگے) تو میں تمہیں مزید دُوں گا، اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ترہے!"۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج دنیا کی ہر آسائش وآرام اور سہولت میسّر ہونے کے باوُجود، ہم لوگ اللہ تعالی کا شکر ادا نہیں کرتے، آج ہمیں صحت وتندرستی، اچھا کھانا پینا، لباس، سفری سہولیات، پختہ مکانات، اے سی (AC)، فریج (Fridge)، موبائل فون (Mobile Phone)، انٹرنیٹ (Internet) اور اچھی ملازمت جیسی بے شمار نعمتیں میسّر ہیں، مگر اللہ تعالی کی اِطاعت وفرمانبرداری کی صورت میں، ہم ان نعمتوں کا عملی طَور پر شکر ادا نہیں کرتے، بلکہ معمولی پریشانیوں اور مصیبتوں پر ناشکری کا اِظہار کرتے

---

(۱) پ۱۳، إبراهيم: ۷.

دِکھائی دیتے ہیں!بحیثیت مسلمان ہمیں یہ طرزِ عمل کسی طَور پر بھی زیب نہیں دیتا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالی کی تمام میسّر نعمتوں پر اس کا شکر بجالائیں، اور ناشکری سے بچیں؛کہ ناشکری مصیبتوں، پریشانیوں اور عذاب الٰہی کا باعث ہے!۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خود کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈالیں، قرآن وسنّت کی پابندی کریں، اعمالِ صالحہ بجالائیں، اِیفائے عہد پر کاربند رہیں، وعدہ خلافی سے بچیں، اللہ تعالی کا شکرادا کریں، اور ناشکری سے کوسوں دور رہیں! ۔

دعا

اے اللہ! تیرے وعدوں کو پانے کے لیے ہمیں اعمالِ صالحہ کی توفیق عطافرما، قرآن وسنّت کا پابند بنا، جنّت کا حقدار بنا، عذابِ جہنّم سے بچا، اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطافرما، خَلقِ خدا کے لیے ہماراسینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطافرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.